السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

غیب کی کون کون سی قسمیں ہیں؟ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے تھے؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب کلی تھا یا جزئی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

غیب کی بعض چیزیں ایسی ہیں جن کا علم اللہ نے صرف اپنے پاس رکھا ہے، کسی مقرب فرشتے یا رسول کو بھی اس کی خبر نہیں دی۔ مثلاً اس وقت کا تعین کب مخلوق قبروں سے اٹھ کر اللہ کے سامنے حساب کے لئے حاضر ہوگی۔ تو یہ بات صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ قیامت کب قائم ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

(يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَآ إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً يَسْـَٔلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ) (الاعراف، ۱۸۷

''یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کے قائم ہونے کا وقت کب آئے گا؟ فرمادیجئے اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے، وہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کرے گا۔ وہ آسمانوں اور زمین میں ایک بھاری بات ہے۔ وہ تو اچانک ہی تمہیں آلے گی' وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں گویا کہ آپ اس کی تحقیقات کرچکے ہیں۔ کہہ دیجئے ''اس کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔''

نیز فرمان الٰہی ہے:

(يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا) (الاحزاب ۳۳ ۶۳

''لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجئے اس کا علم تو صرف اللہ کے پاس ہے اور آپ کو کیا معلوم شاید قیامت قریب ہی ہو۔''

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰهَا ۝ فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا ۝ إِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ۝ إِنَّمَآ أَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَخْشٰهَا) (النازعات ۷۹، ۴۲۔۴۵

''وہ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کے برپا ہونے کا وقت کب ہے؟ تجھے اس کے ذکر سے کیا فائدہ؟ (یہ بات تو معلوم ہی نہیں ہوسکتی) اس (کے متعلق علم) کی انتہا تیری رب پر ہوتی ہے (کسی اور کو معلوم نہیں) 'تم تو محض ڈرانے والے ہو، اس شخص کو جو اس (قیامت) سے ڈرتا ہے۔''

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی مشہور لمبی حدیث میں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔

(مَتَى السَّاعَةُ)

''قیامت کب آئے گی؟''

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ)

''جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔''

اس کے بعد قیامت کی علامتیں بیان فرمائیں۔ غیب کی بعض باتیں ایسی ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض بندوں کو بتائی ہیں مثلاً مستقبل کے واقعات جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے عطا کردہ ایک معجزہ کی حیثیت رکھتے ہیں جو اللہ نے اپنے نبی کو خاص طور پر بتائے ہیں۔ اس آیت مبارکہ میں اس قسم کے امور مراد ہیں۔

(عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهِ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَسُولٍ) (الجن ۷۲ ۲۶۔۲۷

''وہ غیب جاننے والا ہے پس اپنے غیب کی کسی کو اطلاع نہیں دیتا مگر جس رسول کو (اطلاع) دینا پسند کرے۔''

اور فرمایا:

(وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَاءُ ۖ (آل عمران ۳ ۱۷۹

''اللہ تعالیٰ تمہیں غیب سے باخبر نہیں کرتا لیکن اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے، منتخب فرمالیتا ہے۔''

مندرجہ بالا دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کلی علم غیب حاصل نہیں تھا۔ بلکہ جزوری طور پر بھی جس حدتک اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی اتنا علم آپ کو حاصل ہوگیا۔ اس چیز میں نبی علیہ السلام کی کیفیت دیگر انبیائے کرام علیہ السلام کی طرح ہی تھی۔ ہمارا مقصد مثال سے واضح کرنا ہے، تمام دلائل ذکر کرنا مقصود نہیں۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

(اللجنة الدائمة۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۱۵۵۲

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم-صفحہ 114

محدث فتویٰ